احمد فراز

احمد فراز کی پیدائش 1933 میں پشاور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ ان کا گھریلو ماحول ادبی اور شاعرانہ تھا، اسی ماحول میں انہوں نے آنکھیں کھولی تھیں اور کم عمری میں ہی شعروشاعری کی طرف مائل ہوگئے۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی وہ شعر کہنے لگے تھے اور یہ سلسلہ زندگی کے آخری دور تک جاری رہا۔ ان کی ادبی اور شعری خدمات قابل قدر ہیں جس کا اعتراف کرتے ہوئے کراچی یونی ورسٹی نے انہیں ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ انہوں نے چند رسالوں کی ادارت بھی کی۔ ماہنامہ 'اشتیاق' اور 'داستان' اور ہفتہ وار 'خادم' بھی ان کی ادارت میں شائع ہوئے۔

احمد فراز کئی اہم عہدوں پر بھی فائز رہے۔ مثلاً وہ پشاور یونی ورسٹی میں لکچرر بھی ہوئے۔ ڈائرکٹر جنرل آف لیٹریچرز بھی رہے اور نیشنل بک فاؤنڈیشن، پاکستان کے مینجنگ ڈائرکٹر بھی بنے۔

احمد فراز پاکستان کے بے حد مقبول شاعر سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی شہرت پاکستان سے باہر بھی دور دور ممالک میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ دوسرے ملکوں کے مشاعرے میں بھی بلائے جاتے رہے تھے۔ حال ہی میں اپنی موت سے ذرا پہلے 2009 میں وہ دربھنگہ (بہار) کے مشاعرے میں بھی تشریف لائے تھے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اردو کے عالمی شہرت یافتہ شاعر تھے۔ ان کی شہرت و مقبولیت میں غزل گائکوں نے بھی چار چاند لگایا۔ ان سب باتوں سے ان کی کافی حوصلہ افزائی ہوئی۔ چنانچہ ان کی شاعری کا سفر کہیں رکا نہیں اور ان کے بارہ مجموعے شائع ہوئے جو حسب ذیل ہیں:

تنہا تنہا، درد آشوب، نایافت، شب خون، میرے خواب ریزہ ریزہ، جاناں جاناں، بے آواز گلی کوچوں میں، نابینا شہر میں آئینہ، سب آوازیں میری ہیں، پس انداز موسم، خواب گل پریشاں ہے، غزل بہانہ کروں۔ واضح ہو کہ 1987 میں یونی ورسٹی الفین نے احمد فراز کے کلام کو 'اثاثہ' کے نام سے چار جلدوں میں شائع کیا۔

احمد فراز بنیادی طور پر رومانی مزاج کے شاعر ہیں۔ وہ عورتوں کے حسن و جمال سے متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ حسن و عشق ان کی شاعری کے محور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری عوامی حلقے میں بے حد مقبول ہوئی۔ سہل ممتنع میں شعر کہنا اور اس انداز سے کہنا کہ عوام و خواص کے دلوں میں وہ اپنی جگہ بنالے، ایک بڑی بات ہے، یہ کام احمد فراز نے بہت ہی آسانی کے ساتھ کیا ہے۔ ان کی بہت سی غزلیں عام انداز کی ہونے کے باوجود عوام پسند ہیں اور ساتھ ہی ساتھ خواص پسند بھی۔ اسی لئے ہر خاص و عام میں وہ بے حد مقبول ہیں۔

ABSOL

احمد فراز

(۱)

دولتِ درد کو دنیا سے چھپا کر رکھنا
آنکھ میں بوند نہ ہو دل میں سمندر رکھنا

کل گئے گزرے زمانوں کا خیال آئے گا
آج اتنا بھی نہ راتوں کو منوّر رکھنا

اپنی آشفتہ مزاجی پہ ہنسی آتی ہے
دشمنی سنگ سے اور کانچ کا پیکر رکھنا

آس کب دل کو نہیں تھی ترے آجانے کی
پر نہ ایسی کہ قدم گھر سے نہ باہر رکھنا

ذکر اس کا سہی بزم میں بیٹھے ہو فراز
درد کیسا ہی اٹھے ہاتھ نہ دل پر رکھنا

(۲)

تیرے ہوتے ہوئے محفل میں جلاتے ہیں چراغ
لوگ کیا سادہ ہیں سورج کو دکھاتے ہیں چراغ

اپنی محرومی کے احساس سے شرمندہ ہیں
خود نہیں رکھتے تو اوروں کے بجھاتے ہیں چراغ

بستیاں دور ہوئی جاتی ہیں رفتہ رفتہ
دمبدم آنکھوں سے چھپتے چلے جاتے ہیں چراغ

کیا خبر ان کو کہ دامن بھی بھڑک اٹھتے ہیں
جو زمانے کی ہواؤں سے بچاتے ہیں چراغ

گو سیہ بخت ہیں ہم لوگ پہ روشن ہے ضمیر
خود اندھیرے میں ہیں دنیا کو دکھاتے ہیں چراغ

بستیاں چاند ستاروں کی بسانے والو
کرۂ ارض پہ بجھتے چلے جاتے ہیں چراغ

ایسے بے درد ہوئے ہم بھی کہ اب گلشن پہ
برق گرتی ہے تو زنداں میں جلاتے ہیں چراغ

ایسی تاریکیاں آنکھوں میں بسی ہیں کہ فراز
رات تو رات ہے ہم دن کو جلاتے ہیں چراغ

لفظ و معنی

دولتِ درد	-	درد کی دولت
منور	-	روشن
آشفتہ	-	منتشر، بکھرا ہوا
سنگ	-	پتھر
کانچ	-	شیشہ
پیکر	-	ڈھانچہ، ہیولیٰ
آس	-	امید
بزم	-	محفل
چراغ	-	دیا
محرومی	-	مایوسی
رفتہ رفتہ	-	دھیرے دھیرے
دم بہ دم	-	لگاتار، سلسلہ وار
سیہ	-	کالا، اندھیرا، تاریک
بخت	-	مقدر، تقدیر، قسمت
سیہ بخت	-	بدقسمت، بدنصیب
ضمیر	-	روح، دل
کرّہ	-	سیارہ
ارض	-	زمین
گلشن	-	چمن، پھلواری
برق	-	بجلی
زنداں	-	قیدخانہ، جیل
تاریکی	-	اندھیرا

آپ نے پڑھا

- آپ نے احمد فراز کی دو غزلیں پڑھیں۔ پہلی غزل پانچ جبکہ دوسری غزل آٹھ اشعار پر مشتمل ہے۔ دونوں غزلیں بہت خوب ہیں اور اپنے دامن میں غزل کے تمام محاسن سمیٹے ہوئی ہیں۔ حسن و عشق کی مختلف کیفیات کو نہایت ہی سادگی کے ساتھ مگر پرتاثیر انداز میں شعری پیکر عطا کیا گیا ہے۔
- ان غزلوں کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی اجاگر ہوتی ہے کہ احمد فراز بنیادی طور پر رومانی مزاج کے شاعر ہیں اور ان کی شاعری کا محور روایتی حسن و عشق ہی ہے۔ اشعار میں کوئی لفظی ثقالت نہیں یہ بالکل آسان، سہل اور عام فہم ہیں اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ احمد فراز عوام پسند شاعر بھی ہیں۔ انہیں الفاظ کے حسن استعمال کا ہنر اچھی طرح معلوم ہے۔ یہ ہنر سب کے بس کی بات نہیں۔ اور یہی وہ خوبی ہے جو انہیں دیگر غزل گو شعرا سے ممیز و ممتاز کرتی ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. احمد فراز کی پیدائش کب ہوئی؟
2. احمد فراز کہاں پیدا ہوئے؟
3. احمد فراز کس یونی ورسٹی میں لکچرر ہوئے؟
4. احمد فراز کس ادارہ کے مینجنگ ڈائرکٹر ہوئے؟
5. اپنی موت سے کچھ ہی دنوں پہلے وہ بہار کے کس صوبے کے مشاعرے میں تشریف لائے تھے؟
6. احمد فراز کی شاعری کے کتنے مجموعے شائع ہوئے؟

مختصر سوالات

1. احمد فراز بنیادی طور پر کس مزاج کے شاعر ہیں؟
2. احمد فراز کی شاعری کا اصل محور کیا ہے؟
3. احمد فراز کی شاعری کس کس حلقے میں مقبول ہوئی؟
4. احمد فراز کی ادارت میں کون کون سے ماہنامے اور ہفتہ وار شائع ہوئے؟
5. اردو غزل کی روایت میں آزاد غزل کا تجربہ کیسا رہا؟

6. غزل عربی کی کس صنف سے ماخوذ ہے؟
7. جس غزل میں ردیف نہ ہو اس غزل کو کیا کہتے ہیں؟
8. دکن کے کس شاعر کے ذریعہ اردو غزل شمال تک پہنچی؟
9. غزل کے پہلے شعر کو کیا کہتے ہیں؟
10. غزل کے آخری شعر کو کیا کہتے ہیں؟

طویل سوالات

1. احمد فراز کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔
2. احمد فراز کی زیر نصاب غزل کے پہلے اور آخری شعر کی تشریح کیجیے۔
3. صنفِ غزل سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔
4. درج ذیل الفاظ کی ضد بتائیے:

حق، نشیب، ظلم، کثرت، زیاں

آئیے، کچھ کریں

1. احمد فراز کے مجموعوں کی فہرست تیار کیجیے۔
2. احمد فراز کی ادارت میں شائع شدہ ماہنامے اور ہفتہ وار کی فہرست مرتب کیجیے۔